فرمانِ سیّدنا علی المرتضیٰؓ
لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ
بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ
میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے
افضل کہتا ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے
طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا
(دار قطنی، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰)
ضربِ حیدریؓ
تالیف
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

فرمانِ سیّدنا علی المرتضیٰؓ

لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیِّ

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا (دار قطنی، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰)

(طبع جدید مع تخریج و تصحیح، مزید تقاریظ و اضافہِ تحقیقات)

تالیف

خلیفۂ مجاز پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا
048-3215204

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نام کتاب	ضربِ حیدری
مصنف	شیخ الحدیث والتفسیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری دامت برکاتہم
کمپوزنگ	طارق سعید، محمد کاشف سلیم
بارِ اول	تعداد-/1000 اگست 2008ء
بارِ دوم	تعداد-/1000 دسمبر 2008ء
بارِ سوم	تعداد-/1000 جون 2009ء
بارِ چہارم	تعداد-/2000 اگست 2009ء
بارِ پنجم	تعداد-/1100 جون 2010ء
بارِ ششم	تعداد-/1100 جنوری 2011ء

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، 5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

0321-9407699

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبد الرشید صاحب رضوی مدظلہ العالی

قطب آباد شریف جھنگ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! "ضرب حیدری" کے چند مقامات بغور پڑھے۔ مسئلہ خلافت بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق ﷛ واضح ہے۔ نبی پاک ﷺ نے اگرچہ کسی کو خلیفہ بلافصل متعین نہیں فرمایا۔ لیکن اجماع صحابہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق ہی خلیفہ بلافصل ہیں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ سے ("الیواقیت والجواہر" جلد۲ صفحہ۲۷ مصنفہ الامام العارف الربانی سید عبدالوہاب الشعرانی) روایت ہے کہ

ودلیل اھل السنة فی تفضیل ابی بکر علیٰ علی ﷛ الحدیث الصحیح ما فضلکم ابوبکر بکثرة صوم ولا صلوٰة ولکن بشی وقر فی صدرہ وھو نص صریح فی انه افضلھم یعنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ ابوبکر صدیق تم سے زیادہ روزے رکھنے یا زیادہ نماز پڑھنے سے فضیلت نہیں لے گئے۔ بلکہ ان کے سینے میں ایک چیز موقر ہے جس سے تم سب پر وہ فضیلت لے گئے ہیں۔

یہ حدیث نص صریح ہے کہ سیدنا صدیق اکبر ﷛ علی الاطلاق تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ دنیاوی اعتبار سے بھی اور ولایت کے لحاظ سے بھی۔ اس میں کوئی تقسیم نہیں کہ دنیاوی سیاست کے لحاظ سے صدیق اکبر ﷛ افضل ہوں اور ولایت باطنی کے لحاظ سے سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ خلیفہ بلافصل ہوں۔ یہ تقسیم روافض کا مذہب یا معتزلہ کا۔

اسی چیز کو علامہ شعرانی الیواقیت والجواہر میں یوں فرماتے ہیں۔

ان افضل الاولیاء المحمدیین بعد الانبیاء علیھم الصلوٰة والسلام ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضوان اللہ علیھم اجمعین وھذا الترتیب بین ھؤلاء الاربعة الخلفاء قطعی عند ابی الحسن الاشعری ، ظنی عند القاضی ابی

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے نظریہ کو بجھتے ہیں ان کی راہنمائی کے لیے ضرب حیدری میں بہت کچھ ہے۔

تفضیلیوں کا ایک گروہ جو نسبی تفاخر کے عفریت کے چنگل میں بری طرح جکڑا ہوا ہے اور اپنے مذموم مقاصد کے لیے مسلم سماج کی رگوں سے لہو نچوڑنے کے لیے اہل اسلام میں "برہمن" کا روپ دھارے ہوئے ہے ان پر بھی یہ کتاب حجت ہے۔

تفضیلیہ میں ایک بد بخت ایسا بھی ہے جو ایک ہی وقت میں ولایت علی کی سبائی تعریفات و توضیحات اور خلافت کی سیاسی اور روحانی تقسیم کا پرچم اٹھائے ہوئے ہے اور دوسری طرف وہابیہ خوارج کی نہ صرف اقتداء کے جواز کا قائل اور اس پر مصر ہے بلکہ عملا اسکے اظہار پر بھی شرم محسوس نہیں کرتا اور تیسری طرف اہل سنت کی وہ تمام رسوم جنھیں وہابیہ خوارج شرک و کفر کہتے نہیں تھکتے، ان کی بھی بڑے چاؤ کے ساتھ انجام دہی سے نہیں چوکتا۔ ایسے متضاد افکار و نظریات و اعمال کو ایک شخص جب اعلانیہ تحریر و تقریر میں پیش کر رہا ہے تو احقر کو یہ لکھنے میں کوئی مشکل نہیں کہ عصر حاضر میں یہی شخص ابن اُبی ایوارڈ کا اولین مستحق ہے۔

اس پرفتن دور میں جو بصارت ہی نہیں بلکہ بصیرت کے لیے بھی آشوب کا دور ہے اسکی پر نفاق روش کو محسوس کرنا اور اس پر مستزاد رد و ابطال کے لیے کمر بستہ ہونا اور احقاق حق کے لیے اپنی علمی استعداد اور قدرت کی طرف سے بخشی ہوئی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے قلم کو حرکت دینا اتنا مبارک و مسعود عمل ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول قاسمی مدظلہ تو مخلص عالم، شیخ طریقت اور شیخ الحدیث ہیں، راقم الحروف تو سچے اور کھرے "رند" کو بھی دو غلے اور کھوٹے عالموں اور زاہدوں پر ترجیح دیتا ہے۔

معزز قارئین دلائل کے گلہائے رنگا رنگ باغ قاسمی سے خود چن لیں اور انکی بھینی بھینی خوشبو سے مشام ایمان و جان کو معطر کریں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کتاب کو نفع تام اور قبول عام عطا فرمائے۔ آمین

الراجی الی رحمت ربہ المنان

محمد عرفان غفرلہ الرحمٰن

من احفاد موسیٰ بن جعفر

زندہ رہے گا وہ کثیر اختلاف دیکھے گا پس تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا لازم و فرض ہے۔ اس پر سختی سے عمل کرنا۔ جہاں تک سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کا تعلق ہے مصنف علام نے ان کے بیان کا حق ادا کر دیا ہے۔ جس سے مطلقاً حضرت صدیق اکبر ﷺ کی افضلیت دو پہر کے سورج کی طرح چمک اٹھی ہے لیکن

بروز گر نہ بیند شپرہ چشم چشمہ آفتاب راچہ گناہ

جہاں تک خلفاء راشدین کی سنت و عمل کا تعلق ہے وہ بھی تمام امت پر واضح ہے کہ خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کو سب سے افضل جان کر ان کے ہاتھ پر بیعت کی جس کے بعد یہ کہنا کہ حضرت صدیق اکبر صرف امور مملکت اور ظاہری خلافت میں مقدم ہیں اور باطنی خلافت میں حضرت مولیٰ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سب سے افضل ہیں بندہ کے ناقص خیال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو جھٹلانے کی اس سے بڑی بے شرمی اور کوئی نہیں ہو گی۔

حضرت صدیق اکبر ﷺ کا مطلقاً (خواہ خلافت ظاہری ہو خواہ باطنی) افضل ہونا یہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے عمل اور عقیدہ سے واضح ہے۔ اب جو نیا عقیدہ نکالے گا وہ بدعت ضلالت اور گمراہی کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان عقائد پر استقامت نصیب فرمائے جن پر نجات کا دار و مدار ہے اور بدعات اور گمراہ کن عقائد سے محفوظ رکھے۔ آمین

اللھم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا و ھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب اللھم تقبل منا بجاہ حبیبک علیه الف الف صلوة و سلام.

عبدہ المذنب محمد فضل رسول سیالوی۔

تقریظ

حضرت علامہ حافظ خادم حسین صاحب رضوی مدظلہ العالی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا للایمان و الاسلام و الصلوۃ و السلام

علی سیدنا محمد نبیہ الذی استقذنا بہ من عبادۃ الاصنام

وعلی آلہ و اصحابہ النجباء البررۃ الکرام۔

افضلیت حضرت سیدنا صدیق اکبر ﷺ پر امت کا اجماع ہے جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوبات شریف میں رقم فرمایا: کہ حضرات شیخین کی افضلیت صحابہ اور تابعین کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہتر حضرت ابوبکر صدیق ﷺ ہیں پھر حضرت عمر ﷺ ہیں۔ پھر فرمایا ایک اور شخص۔ تو آپ کے بیٹے نے (محمد بن حنفیہ) عرض کی پھر آپ! جواباً اپنے بیٹے کو فرمایا میں ایک مسلمان ہوں (مکتوبات امام ربانی جلد دوم، سوم صفحہ ۶۴ مکتوب ۱۵)۔

جب یہ بات اجماع سے ثابت ہو چکی کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل ہیں تو اس اجماع پر خاموش ہو جانا چاہیے تھا، لیکن ابن الوقتوں کے ایک ٹولہ نے سستی شہرت کمانے اور غیروں کی ہمدردیاں حاصل کرنے اور ہر دلعزیز بننے کے لیے اجماع کی اس پختہ دیوار میں شگاف ڈالنے کی مذموم کوشش اور سعی نا مشکور اور تجاہل عارفانہ کر کے اپنے لن ترانیوں اور افضلیت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا پرچار کرنے لگے اور لوگوں کو مطمئن کرنے اور سیلاب مخالفت کا منہ موڑنے کے لیے خلافت کی دو قسمیں کر دیں۔ سیاسی، روحانی۔

یعنی روحانی خلیفہ بلافصل سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جبکہ سیاسی خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس تلبیس ابلیس سے وہ سادہ لوح عوام کو اپنے دام تزویر میں لا کر شکوک وشبہات کے دلدل میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ہر دور میں ایسے ابوالفضل اور فیضی پیدا ہوتے رہے لیکن علمائے حق نے ایسے افراد کے دجل وفریب کو ختم کر کے دفاعِ اسلام کا حق ادا کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً آمین۔

حضرت قبلہ علامہ پیر غلام رسول قاسمی زید شرفہ نے سیف ذوالفقار لے کر ان کا تعاقب کر کے ان کی جسیم وضخیم تحقیق پر ضربِ حیدری لگائی اور ان کی کمر توڑ کے رکھ دی۔ شکوک و شبہات کی سیاہ رات کو دلائل و براہین کے آفتاب سے روشن کر دیا۔ امید ہے کہ یہ کتاب تفضیلی یاجوج وماجوج کی فوج کے لیے "سدِ سکندری" ثابت ہوگی۔

میری دعا ہے۔

یا الٰہی پیر سائیں کو بنا کلکِ رضا

دشمنِ دین یہ نہ سمجھیں کہ رضا جاتا رہا

حافظ خادم حسین رضوی

15-04-08

☆......☆

یوں ہی محبانِ علی المرتضیٰ کی کیفیت ہے۔ وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت کا دم بھرتے ہیں مگر آپ کے ارشادات و معمولات پر عمل کرنے سے بیزار ہیں۔ بابِ مدینۃ العلم، سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا برملا اعلان فرماتے ہیں کہ جو بھی کوئی شخص مجھے ان دونوں پر فضیلت دے گا وہ مفتری ہے اور اس پر میں مفتری والی شرعی حد نافذ کروں گا۔ مگر ابلیسی ذریت عملاً حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے کہہ رہی ہے تم لاکھ کہتے رہو جو دل میں آئے فرماتے جاؤ ہم تمہارے ارشادات تسلیم کر کے اپنی محبت کا جنازہ نہیں نکال سکتے۔ سبحان اللہ، یہ کیسے محب ہیں اور ان کی محبت کیسی ہے؟ حالانکہ محبِ صادق تو وہی ہوتا ہے جو محبوب کے اشارۂ ابرو پر قربان ہونے پر آمادہ نظر آئے۔ محبوب کی رضا کا ہر لحہ طالب رہے، نفس کا غلام بھی ہو اور محب ہونے کا دعویٰ بھی اگلے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پنجابی کا ایک مشہور شعر ملاحظہ فرمایئے اور پھر اپنے ایمان کو فیصل ٹھہرایئے کیا جواب ملتا ہے۔

جویں پیارا راضی ہووے مرضی ویکھ سجن دی
جے توں مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی

نئے نئے فتنے حشرات الارض کی مانند ظہور پذیر ہو رہے ہیں، ان میں تازہ فتنہ حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ پر حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی افضلیت کی آڑ میں پر پرزے نکال رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ صدیق اکبر ؓ سیاسی طور پر افضل ہیں جبکہ حضرت علی المرتضیٰ روحانی سطح میں افضل تھے جبکہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ سیدنا صدیق اکبر ؓ کو سیاسی و روحانی طور کی حدود و قیود سے صرف نظر کرتے ہوئے مطلقاً اپنی ذات والا برکات سے افضل قرار دے چکے ہیں۔ اگر بالفرض سیاسی و روحانی حیثیت سے بھی دیکھا جائے تو اس سلسلہ میں بھی حضرت علی المرتضیٰ واضح فرما رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمارے دین کے لیے انہیں ہمارا امام بنایا ہم اپنی دنیا کے لیے آپ کو حکمران تسلیم کرتے ہیں۔ بصورتِ دیگر اس سے یہی مستفاد ہوا کہ حضور پر نور ﷺ نے روحانیت میں انہیں ہمارا امام بنایا ہم اپنی سیاست کے لیے بھی انہیں امام ٹھہراتے ہیں۔

محبانِ صادقین کے لیے تو محبوب کی رضا پر راضی رہنا ہی معراجِ ایمان ہے۔ اور وہ کیسا محب ہے جو محبوب کو اپنی خواہشات نفسانیہ سے زیر کرنے کی سعیِ ناتمام میں مبتلا ہو۔ ایسے نام نہاد

محب کو سوائے ندامت وملامت اور ناکامی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

لہٰذا اس سلسلہ میں محبانِ صادق کے لیے دین و دنیا اور آخرت میں اسی عمل میں خیر ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کے ملفوظات وارشادات کے عین مطابق سیدنا صدیق اکبر ﷺ کی افضلیت کو تسلیم کرتے ہوئے مولائے کائنات کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں، جو دراصل اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی رضا وخوشنودی کے مترادف ہے۔

ممالک عرب میں یہودی، ہندو، عیسائی اور دیگر غیر مسلم بڑا زہریلا پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ جملہ انبیاء ورسل علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام محض سیاسی لیڈر تھے۔ ممکن ہے انہی کے تتبع میں صدیق اکبر اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو سیاسی وروحانی سطح پر تقسیم کر کے کل کلاں یہ کہنا بھی شروع کر دیں کہ حضرت محمد ﷺ بھی ایک سیاسی رہنما تھے۔

ڈریے اس وقت سے جب اللہ تعالیٰ ایسے شاتمین پر ان بطش ربک لشدید کا کوڑا برسائے گا۔ پھر توبہ کی توفیق تک نہیں ملے گی۔ لہٰذا خیر اسی میں ہے کہ جن مسائل پر طلوع اسلام سے لے کر آج تک امت کا اجماع ہے ان پر قیاس آرائی نہ کی جائے اور اپنی ذات کو عقل کل نہ بنایا جائے بلکہ

عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ (ﷺ)

یومنون بالغیب پر ایمان نہیں تو پھر دلائل وبراہین کا مرقع ''ضرب حیدری'' کا مطالعہ کیجیے۔ اگر قسمت نے یاوری کی تو حق واضح ہو جائے گا۔ پھر گراں قدر ارشادات کے سامنے سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ راقم حضرت مصنف مدظلہ کی اس محنت شاقہ ومساعیٔ جمیلہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے قارئین کرام سے ملتمس ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت شیرِ خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے فرامین پر عمل کر کے محبین کی صف میں جگہ حاصل کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم امت کو افتراق انتشار سے بچائے آمین ثم آمین۔

فقط محمد منشا تابش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ ۳۰ اپریل ۲۰۰۹ء

جس میں ان کے قول کے مطابق ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگ شریک ہوتے ہیں کیا یہ بات خواب کے جھوٹے ہونے اور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے کذب منسوب کرنے اور توہین کی دلیل نہیں؟ (ابلیس کا رقص ص ۴۰)

اسی کتاب میں ایک جگہ یوں لکھا ہے کہ:

مقام عظمت حاصل کرنے کیلئے الیاس نے جو ہتھکنڈے اختیار کئے ہیں ان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین وتحقیر اور امام اھلسنت سیدی اعلیٰ حضرت کے مرتبہ کی بیخ کنی سے بھی گریز نہ کیا۔ لانڈھی کے جلسے کا خواب اور سیدی اعلیٰ حضرت کے سر مبارک سے عمامہ اتروا کرا اپنے سر پر رکھوانے کا خواب اس کے واضح ثبوت ہیں۔

(ابلیس کا رقص ص ۵۴)

بریلوی جید علمائے کرام کی تحریرات سے ثابت ہوا کہ بریلوی امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری اور نیاز احمد سلیمانی بریلوی صاحبان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین وتحقیر کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور نبی علیہ السلام کی گستاخی کی ہے۔

۴۷) خلیفہ بلا فصل کون؟

بریلوی شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

ولایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہ راست نائب ہوئے۔ سلطنت میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہ راست نائب ہوئے۔

(السیف الجلی علی منکر ولایت علی ص ۸)

اب اس پر بریلوی علماء کے فتوے ملاحظہ ہو

(۱) بریلوی استاذ العلماء مولوی عبدالرشید صاحب رضوی قطب آباد شریف جھنگ لکھتے ہیں کہ:

تقسیم روافض کا مذہب یا معتزلہ کا۔ (ضرب حیدری ص ۸)

(۲) بریلوی مناظر اسلام پیر محمد عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں کہ:

تفضیلیہ میں ایک بدبخت ایسا بھی ہے جو ایک ہی وقت میں ولایت علی کی اسی تعریفات وتوضیحات اور خلافت کی سیاسی اور روحانی تقسیم کا پرچم لہرائے ہوئے ہے۔ (ضرب حیدری ص ۱۹)

آگے لکھتے ہیں کہ:

تو احقر کو یہ لکھنے میں کوئی مشکل نہیں کہ عصر حاضر میں یہی شخص ابن ابی ارڈ کا اولین مستحق ہے۔ (ضرب حیدری ص ۱۹)

(۳) بریلوی مفتی محمد فضل رسول صاحب سیالوی مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ لاری اڈا سرگودھا لکھتے ہیں کہ:

جس کے بعد یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر صدیق صرف امور مملکت اور ظاہری لافت میں مقدم اور باطنی خلافت میں حضرت مولیٰ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سب سے افضل ہیں بندہ کے ناقص خیال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو جھٹلانے کی اس سے بڑی بے شرمی اور کوئی نہیں ہوگی۔ (ضرب حیدری ص ۳۰)

(۴) بریلوی علامہ حافظ خادم حسین رضوی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے اس بات کو تلبیس ابلیس اور اس ٹولے کو یاجوج ماجوج کہا ہے۔

(ضرب حیدری ص ۳۳)

(۵) منشا تابش قصوری بریلوی مولوی اس موقف والوں کو ابلیسی ذریت کہتے ہیں۔ (ضرب حیدری ص ۵۴)

(۶) بریلوی پیر شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی مہتمم جامعہ حسینیہ تبلیغ الاسلام اللہ آباد سجادہ نشین آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف صاحب لکھتے ہیں کہ:

مگر جہاں تک رافضی نواز لوگ جو خود کو اھلسنت کہلواتے ہیں اور اپنے رافضی نواز آقاوں کو خوش کرنے کیلئے مال کمانے کے چکر میں یہ شور مچا رہے ہیں۔ خلافت ظاہری میں تو خلیفہ بلافصل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں مگر باطنی طور پر روحانیت

میں خلیفہ بلافصل حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ (ضرب حیدری ص ۵۷)

(۷) بریلوی علامہ اشرف آصف جلالی لکھتے ہیں کہ:

تفضیلی فرقہ رافضیت کی پرائمری حالت ہے لیکن یہ گروہ افراد اھلسنت کو اغواء کر کے رافضی کیمپ میں پہنچانے کے لحاظ سے اھل سنت کیلئے رافضیت سے زیادہ خطرناک ہے۔ (ضرب حیدری ص ٦٦)

(۸) بریلوی شیخ الحدیث پیر غلام رسول قاسمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی روحانی افضلیت کا انکار رافضیت کی بنیاد اور گمراہی کا بیج ہے جس کا پاوں یہاں سے پھسلا وہ راہ مستقیم سے ہٹتا ہٹتا رافضیت کی گھناونی وادیوں میں جا پہنچا۔ (ضرب حیدری ص ۹۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

روافض کی پرانی عادت ہے کہ کسی سنی کہلانے والے بکاو کو پیسوں میں تول کر اس سے شان علی میں اپنی مرضی کی تقریر کروا لیتے ہیں

(ضرب حیدری ص ١٦٩)

آگے طاہر القادری کو قطعاً شیعہ بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہی وجہ ہے کہ علماء وصوفیاء نے مولا علی کو ولایت میں افضل کہنے والوں کو شیعہ قرار دیا ہے۔ (ضرب حیدری ص ١٦٩)

ایک جگہ رافضی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ صرف تفضیل ہی نہیں بلکہ خالص رافضیت بھی ہے۔

(ضرب حیدری ص ۲۰۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

تفضیلی نے جس طریقے سے مولا علی کی ولایت کو خلفائے ثلاثہ پر ترجیح دی ہے یہ خالص رافضیت اور خلفائے ثلاثہ کی توہین اور بے ادبی ہے۔

(ضرب حیدری ص ۲۱۰)

آگے نہایت جارحانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ:

صدیق اکبر کو محض سیاسی خلیفہ کہنا خالص گستاخی اور رافضیت ہے انکی اہمیت کا انکار دوسری گستاخی اور رافضیت ہے۔ مرتضٰی کریم کو اکیلا باب العلم سمجھنا بھی رافضیت ہے۔ باقی صحابہ کرام کو چوردروازے کہنا سراسر رافضیت اور صحابہ پر تبرا ہے۔

(ضرب حیدری ص ۲۳۰)

ایک جگہ یوں تفضیلیوں کو رافضی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

عالمگیری کی اس عبارت میں بھی تفضیلی کو رافضی کہا گیا ہے۔

(ضرب حیدری ص ۲۸۰)

(۹) بریلوی شیخ الحدیث مفتی محمد فضل رسول سیالوی صاحب اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ:

طاہر القادری غالی رافضی ہیں۔ (ضرب ختنین ص ۲۳)

طاہر القادری کے موقف سے ملتی جلتی عبارت بریلوی استاذ العلماء مفتی فیض احمد گولڑوی نے بھی مہر منیر میں نقل کی ہے کہ:

تمام سلاسل صوفیائے کرام اور محققین علمائے عظام کا اتفاق ہے کہ یہاں ولایت سے مراد ولایت باطنیہ ہے جس کا بلافصل یعنی مسلسل ہونا لازمی امر بعض حضرات ان احادیث کو ضعیف شمار کرتے ہیں مگر وہ غلطی پر ہیں۔ (مہر منیر ص ۲۲)

تو طاہر القادری کے موقف پر جو فتوؤں کی بوچھاڑ ہو گی وہ مفتی گولڑوی صاحب پر بھی ہو گی جس کو حسن علی رضوی نے استاذ العلماء لکھا ہے۔ (رضائے مصطفٰی)

۴۸) بریلوی شیخ الحدیث کی تائید فیضان سنت اور بریلوی فتوی:

فیضان سنت پر تقریظ لکھتے ہوئے بریلوی شیخ الحدیث خواجہ مظفر حسین صاحب دارالعلوم نورالحق محمد پور فیض آباد یوپی ہند کتاب کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ:

زبان و بیان کی روانی اور طرز تحریر کی شیرینی کے ساتھ جب یہ کتاب سامنے آئی تو لوگ اسے برستی آنکھوں اور ترستے دلوں کے ساتھ پڑھنے لگے اور اس پر